روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعہ یکم فروری 2013ء 19 ربیع الاوّل 1434 ہجری یکم تبلیغ 1392 ھش جلد 63-98 نمبر 27

اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے

تو کہہ دے کہ یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگ رہے ہو وہ یقیناً تمہیں آلے گی۔ پھر تم غیب اور حاضر کا دائمی علم رکھنے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس وہ تمہیں (اس کی) خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ (الجمعہ :9)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت پیر سراج الحق صاحب فرماتے ہیں کہ اٹھارہ بیس برس کا ایک شخص نوجوان تھا وہ بیمار ہوا اور اس کو حضرت مسیح موعود کے حضور کسی گاؤں سے لے آئے اور وہ قادیان میں آپ کی خدمت میں آیا چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا صرف اس کی ضعیفہ والدہ ساتھ تھی حضرت اقدس نے حسب عادت شریفہ اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی بعض کو بباعث لمبی لمبی دعاؤں کے نماز میں دیر لگنے کے چکر بھی آ گیا اور بعض گھبرا اٹھے (یہ گھبرانا اور چکرانا یا تھک جانا دراصل ابتدائی حالت ہے ورنہ بعد میں جو اس تعلیم حقہ اور صحبت کے یقینی رنگ میں رنگے گئے پھر تو ذوق وشوق کی حالت ہر ایک میں ایسی پیدا ہوگئی کہ دیر بھی عجلت معلوم ہوتی تھی اور ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ ابھی اور لمبی نماز کی جائے اور نماز اور دعاؤں کو طول دیا جائے روز بروز ہر ایک کا قدم ترقی پر تھا اور وقتاً فوقتاً سلوک کی منازل طے کرتا تھا اور یقین کا درجہ حاصل کرتا تھا۔ اور یہی کونوامع الصادقین کا نتیجہ اور علت غائی ہے) بعد سلام کے فرمایا کہ وہ شخص جس کے جنازہ کی ہم نے اس وقت نماز پڑھی اس کے لئے ہم نے اتنی دعائیں کی ہیں اور ہم نے دعاؤں میں بس نہیں کی جب تک اس کو بہشت میں داخل کرا کر چلتا پھرتا نہ دیکھ لیا یہ شخص بخشا گیا اس کو دفن کر دیا رات کو اس کی والدہ ضعیفہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں بڑے آرام سے ٹہل رہا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت کی دعا سے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور جنت میرا ٹھکانا کیا گو کہ اس کی والدہ کو اس کی موت سے سخت صدمہ تھا لیکن اس مبشر خواب کے دیکھتے ہی وہ ضعیفہ خوش ہوگئی اور تمام صدمہ اور رنج وغم بھول گئی اور یہ غم مبدل بہ راحت ہوگیا۔

(تذکرۃ المہدی ص 79-80)

حضرت مسیح موعود کی مبارک زندگی کے آخری دن کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

صبح ہوگئی اور حضرت مسیح موعود کی چارپائی کو باہر صحن سے اٹھا کر اندر کمرے میں لے آئے۔ جب ذرا روشنی ہو گئی تو حضور نے پوچھا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہو گیا ہے اس پر حضور نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیمّم کیا اور لیٹے لیٹے ہی نماز شروع کر دی۔ اسی حالت میں تھے کہ غشی سی طاری ہوگئی اور نماز پوری نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد حضور نے پھر دریافت فرمایا کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہو گیا ہے۔ آپ نے پھر نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی مگر جب کبھی ہوش آتا تھا وہی الفاظ اللہ میرے پیارے اللہ سنائی دیتے تھے اور ضعف لحظہ بلحظہ بڑھتا جاتا تھا۔

(سلسلہ احمدیہ ص 183)

مقابلہ مقالہ نویسی

(بسلسلہ صد سالہ تقریبات روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ادارہ الفضل کے زیر اہتمام مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا جارہا ہے۔ جس میں تمام دنیا سے کسی بھی عمر کے احمدی احباب وخواتین شامل ہوسکتے ہیں۔ مقالہ مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک عنوان پر لکھا جاسکتا ہے۔ (باقی صفحہ 8 پر)

تعلیم الاسلام کالج کے تمام سابق طلباء سے ایک درخواست

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تعلیم الاسلام کالج کے تمام سابق طلباء اور ان کے بچوں سے درخواست ہے کہ جرمنی میں قائم سابق طلباء کی ایسوسی ایشن ایک Souvenir کی صورت میں تعلیم الاسلام کالج کی تصویری تاریخ مرتب کر رہی ہے۔ جس کے لئے 1903ء سے شروع کر کے جس قدر بھی تصاویر مل سکیں درکار ہیں۔ تصاویر اساتذہ کرام کی ہوں۔ سابق طلباء کی ہوں۔ انفرادی یا گروپس کی ہوں یا تقاریب کی وغیرہ وغیرہ ان سب کو جمع کرنا ہماری ضرورت ہے۔ تمام بزرگوں اور دوستوں سے میری مودبانہ گزارش ہے کہ اگر آپ کے پاس ایسی کوئی تصویر ہے تو اسے Scan کر کے مختصر تعارف کے ساتھ درج ذیل ای میل ایڈریس کے ذریعہ ہمیں بھجوا کر ہماری مدد فرمائیں آپ کے تعاون کے بغیر Souvenir کا یہ پروگرام شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ ای میل کا پتہ یہ ہے:

chaudhry1937@hotmail.com

حمید احمد چوہدری
صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن
(رجسٹرڈ) جرمنی فرانکفورٹ جرمنی
ٹیلی فون: 0049-69-547995

قسط نمبر 58

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اقارب کی خدمت کا ذکر تھا تو آپ نے فرمایا بہترین نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کی دوستیوں کا بھی خیال رکھے۔ یہ بات آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہی تھی اور اس پر اُنہوں نے ایسا عمل کیا کہ ایک دفعہ وہ حج کے لئے جارہے تھے کہ رستہ میں ایک شخص اُن کو نظر آیا۔ آپ نے اپنی سواری کا گدھا اُس کو دے دیا اور اپنے سر کا خوبصورت عمامہ بھی اُس کو عطا کر دیا۔ اُن کے ساتھیوں نے اُنہیں کہا کہ آپ نے یہ کیا کام کیا ہے؟ یہ تو اعرابی لوگ ہیں بہت تھوڑی سی چیز اِن کو دے دی جائے تو خوش ہوجاتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ اِس شخص کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے نیکی کا اعلیٰ درجے کا مظاہرہ یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کے دوستوں کا بھی خیال رکھے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والادب باب فضل صلۃ اصدقاء الاب (الخ)

نیک صحبت

آپ ہمیشہ اپنے اِردگرد نیک لوگوں کے رہنے کو پسند کرتے تھے اور اگر کسی میں کمزوری ہوتی تھی تو اُسے عمدگی کے ساتھ اور پردہ پوشی کے ساتھ نصیحت فرماتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، نیک دوست اور نیک مجلسی اور بد دوست اور بد مجلسی کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص مشک لئے پھر رہا ہو، مشک اُٹھانے والا اُس کو کھائے گا تب بھی فائدہ اُٹھائے گا اور رکھ چھوڑے گا تب بھی خوشبو حاصل کرے گا۔ اور جس کے ہم مجلس بد ہوں اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بھٹی کی آگ میں پھونکیں مارتا ہے۔ وہ اتنی ہی اُمید رکھ سکتا ہے کہ کوئی چنگاری اُڑ کر اُس کے کپڑوں کو جلا دے یا کوئلوں کی بدبو سے اُس کا دماغ خراب ہوجائے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب مجالسۃ الصالحین (الخ)

آپ اپنے صحابہؓ کو بار بار فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے اخلاق ویسے ہی ہوجاتے ہیں جیسی مجلس میں وہ بیٹھتا ہے اس لئے نیک صحبت اختیار کیا کرو۔

لوگوں کے ایمان کی حفاظت کا خیال

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا بہت خیال رکھتے تھے کہ کسی شخص کو ٹھوکر نہ لگے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے کہ آپ کی ایک بیوی صفیہؓ بنت حیی آپ سے ملنے آئیں۔ باتیں کرتے کرتے دیر ہوگئی تو آپ نے مناسب سمجھا کہ اُن کو گھر تک پہنچا آئیں۔ جب آپ اُن کو گھر چھوڑنے کے لئے جارہے تھے تو راستہ میں دو شخص ملے، جن کے متعلق آپ کو شبہ تھا کہ شاید اُن کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے ساتھ رات کے وقت کہاں جارہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ٹھہرا لیا اور فرمایا۔ دیکھو! یہ میری بیوی صفیہؓ ہیں۔ اُنہوں نے کہا یَارَسُوْلَ اللّٰہ! ہمیں آپ پر بدظنی کا خیال پیدا ہی کس طرح ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ شیطان انسان کے خون میں پھرتا ہے میں ڈرا کہ تمہارے ایمان کو ضعف نہ پہنچ جائے۔

(بخاری کتاب الاعتکاف باب ھل یخرج المعتکف لحوائجہٖ (الخ)

دوسروں کے عیوب چھپانا

آپ کی نظر میں اگر کسی کا عیب آجاتا تو آپ اُسے چھپاتے تھے اور اگر کوئی اپنا عیب ظاہر کرتا تھا تو اُس کو بھی عیب ظاہر کرنے سے منع فرماتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ کسی دوسرے بندے کا گناہ دنیا میں چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ قیامت کے دن چھپائے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب بشارۃ من سر اللہ تعالیٰ علیہ فی الدنیا بان یستر علیہ فی الاخرۃ)

آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ میری اُمت میں سے ہر شخص کا گناہ مٹ سکتا ہے (یعنی توبہ سے) مگر جو اپنے گناہوں کا آپ اظہار کرتے پھریں اُن کا کوئی علاج نہیں۔ پھر فرماتے کہ آپ اظہار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص رات کے وقت گناہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس پر پردہ ڈال دیتا ہے مگر صبح کے وقت وہ اپنے دوستوں سے ملتا ہے تو کہتا ہے کہ اے فلانے! میں نے رات کو یہ کام کیا تھا، اے فلانے! میں نے رات کو یہ کام کیا تھا۔ رات کو خدا اُس کے گناہ پر پردہ ڈال رہا تھا صبح یہ اپنے گناہ کو آپ ننگا کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علی نفسہ)

بعض لوگ نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ گناہ کا اظہار توبہ پیدا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گناہ کا اظہار توبہ پیدا نہیں کرتا، گناہ کا اظہار بے حیائی پیدا کرتا ہے۔ گناہ بہرحال بُرا ہے مگر جو لوگ گناہ کرتے ہیں اور اُن کے دل میں شرم اور ندامت محسوس ہوتی ہے اُن کے لئے توبہ کا راستہ کھلا رہتا ہے اور تقویٰ اُن کے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہوتا ہے۔ کوئی نہ کوئی نیک موقع ایسا آجاتا ہے کہ تقویٰ غالب آجاتا ہے اور گناہ بھاگ جاتا ہے۔ مگر جو لوگ اپنے گناہوں کو پھیلاتے اور ان پر فخر کرتے ہیں ان کے دل سے احساسِ گناہ بھی مٹ جاتا ہے اور جب احساسِ گناہ بھی مٹ جائے تو پھر توبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے کہا۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہ! میں نے زنا کیا ہے۔ زنا اسلام میں تعزیری جرائم میں سے ہے یعنی اسلامی شریعت جہاں جاری ہو وہاں ایسے شخص کو جس کا زنا اسلامی اصول کے مطابق ثابت ہو جائے جسمانی سزا دی جاتی ہے۔ جب اُس نے کہا۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہ! میں نے زنا کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور دوسری طرف باتوں میں مشغول ہوگئے۔ درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو یہ بتارہے تھے کہ جس گناہ پر خدا نے پردہ ڈال دیا ہے اس کا علاج توبہ ہے اس کا علاج اعلان نہیں۔ مگر وہ اِس بات کو نہ سمجھا اور یہ خیال کیا کہ شاید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کو سنا نہیں اور جس طرف آپ کا منہ تھا اُدھر کھڑا ہوگیا اور پھر اُس نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپ نے دوسری طرف منہ کر لیا۔ پھر بھی وہ نہ سمجھا اور دوسری طرف آکر اُس نے پھر اپنی بات دُہرائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُس کی طرف توجہ نہ کی اور دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ پھر وہ شخص اُس طرف آکھڑا ہوا جس طرف آپ کا منہ تھا اور پھر اُس نے چوتھی دفعہ وہی بات کہی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو چاہتا تھا کہ یہ اپنے گناہ کی آپ تشہیر نہ کرے جب تک خدا اِس کی گرفت کا فیصلہ نہیں کرتا مگر اِس نے چار دفعہ اپنے نفس پر خود ہی گواہی دی ہے اس لئے اب میں مجبور ہوں۔

(ترمذی ابواب الحدود باب ماجاء فی درء الحد عن المعترف (الخ)

پھر فرمایا اس شخص نے اپنے آپ پر الزام لگایا ہے۔ اُس عورت نے الزام نہیں لگایا جس کے متعلق یہ زنا کا دعویٰ کرتا ہے اُس عورت سے پوچھو۔ اگر وہ انکار کرے تو اُسے کچھ مت کہو اور صرف اِس کو اس کے اپنے اقرار کے مطابق سزا دو۔ لیکن اگر وہ عورت بھی اقرار کرے تو پھر اُسے بھی سزا دو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ جن امور کے متعلق قرآنی تعلیم نازل نہ ہوچکی ہوتی تھی اُن میں آپ تورات کی تعلیم پر عمل کر لیتے تھے۔ تورات کے حکم کے مطابق زانی کے لئے سنگساری کا حکم ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی اُس شخص کے سنگسار کئے جانے کا حکم دیا۔ جب لوگ اُس پر پتھر پھینکنے لگے تو اُس نے بھاگنا چاہا، لیکن لوگوں نے دَوڑ کر اُس کا تعاقب کیا اور تورات کی تعلیم کے مطابق اُسے قتل کر دیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کا علم ہوا تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔ آپ نے فرمایا اُس کو سزا اُس کے اقرار کے مطابق دی گئی۔ جب وہ بھاگا تھا تو اُس نے اپنا اقرار واپس لے لیا تھا اس لئے تمہارا کوئی حق نہ تھا کہ اُس کے بعد اُس کو سنگسار کرتے اُس کو چھوڑ دینا چاہیے تھا۔

(ترمذی ابواب الحدود باب ماجاء فی درء الحد عن المعترف (الخ)

آپ ہمیشہ حکم دیتے تھے کہ شریعت کا نفاذ ظاہر پر ہونا چاہئے۔ ایک دفعہ ایک جنگ پر کچھ صحابہؓ گئے ہوئے تھے راستہ میں ایک مشرک اُنہیں ایسا ملا جو اِدھر اُدھر جنگل میں چھپا پھرتا تھا اور جب کبھی اُسے کوئی اکیلا مسلمان مل جاتا تو اُس پر حملہ کر کے وہ اُسے مار ڈالتا۔ اُسامہ بن زیدؓ نے اس کا تعاقب کیا اور ایک موقع پر جا کر اُسے پکڑ لیا اور اسے مارنے کے لئے تلوار اُٹھائی۔ جب اُس نے دیکھا کہ اب میں قابو آگیا ہوں تو اُس نے کہا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ جس سے اُس کا مطلب یہ تھا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں مگر اُسامہؓ نے اُس کے اِس قول کی پرواہ نہ کی اور اُسے مار ڈالا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس لڑائی کی خبر دینے کے لئے ایک شخص مدینہ پہنچا تو اُس نے لڑائی کے سب احوال بیان کرتے کرتے یہ واقعہ بھی بیان کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسامہؓ کو بُلوایا اور اُن سے پوچھا کہ کیا تم نے اُس آدمی کو مار دیا تھا؟ اُنہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا قیامت کے دن کیا کرو گے جب لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ تمہارے خلاف گواہی دے گا۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سوال کیا جائے گا کہ جب اُس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تھا تو پھر تم نے کیوں مارا؟ گو وہ قاتل تھا مگر توبہ کر چکا تھا۔ حضرت اُسامہؓ نے کئی دفعہ جواب میں کہا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہ! وہ تو ڈر کے مارے ایمان ظاہر کر رہا تھا۔ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اُس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے؟ اور پھر بار بار یہی کہتے چلے گئے کہ تم قیامت کے دن کیا جواب دو گے جب اُس کا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اُسامہؓ کہتے ہیں اُس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! میں آج ہی اسلام لایا ہوتا اور یہ حرکت مجھ سے سرزد نہ ہوئی ہوتی۔

(مسلم کتاب الایمان باب تحریم قتل الکافر (الخ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

18

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

خطبہ نکاح، تقریب بیعت، مختلف اقوام کے نومبائعین اور نومبائعات سے ملاقات اور نصائح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

15 دسمبر 2012ء

(قسط سوم آخر)

خطبہ نکاح بمقام بیت السبوح، فرینکفرٹ جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ کے بعد مسنونہ خطبہ نکاح ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

☆اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ نکاحوں سے پہلے چند باتیں بھی کہہ دیتا ہوں۔ نکاح اور شادی لڑکے اور لڑکی کے درمیان ایک معاہدہ ہے اور لڑکے اور لڑکی کی وساطت سے دو خاندانوں کے درمیان ایک معاہدہ ہے۔ پس اس معاہدہ کو پورا کرنے کے لئے اس کو قائم رکھنے کے لئے اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نبھانے کے لئے ہر قائم ہونے والے رشتہ کو کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو راہنما اصول بیان فرمائے اس کی پہلی بات یہ فرمائی کہ تقویٰ اختیار کرو۔ بظاہر لوگ خوشی کے موقع پر دنیاوی رونقوں اور ''ہاہو'' کی محفلوں اور خوشی اور ڈھولکیوں، ناچ گانوں کو شادی کے لئے اظہار کے طور پر سمجھتے ہیں کہ یہی کافی ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں! ایک مومن کی شادی، ایک مومن کا رشتہ جب جڑتا ہے تو یہاں بھی تقویٰ مدنظر ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول مدنظر ہونا چاہئے اس لئے بار بار نکاح کے خطبہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو ملحوظ رکھو گے تو تب ہی تمہارے رشتے اس دنیا میں بھی قائم رہنے والے ہوں گے اور اگلی نسلوں میں نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہوں گے، اگلی نسلوں کو سنبھالنے والے ہوں گے اور خود تمہارے لئے بھی اور اگلے جہان کے لئے بھی بابرکت ثابت ہوں گے۔

☆ہدایات جو اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں بیان فرمائی ہیں کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ لڑکے کے لئے رحمی رشتے اپنے بھی ہیں اور جہاں وہ رشتہ قائم کر رہا ہے، اس لڑکی کے رشتہ دار بھی ہیں۔ اسی طرح لڑکی کے لئے رحمی رشتے اپنے بھی ہیں اور جس لڑکے سے شادی ہو رہی ہے اس کے رشتہ دار بھی ہیں۔ اگر یہ باتیں دونوں لڑکا اور لڑکی مدنظر رکھیں، ایک دوسروں کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھیں، ماں باپ کو عزت و احترام دیں تو کبھی بدمزگیاں پیدا نہیں ہوتیں۔ اسی طرح جو دونوں کے ماں باپ ہیں، لڑکے کے ماں باپ بہو گھر لے کر آتے ہیں تو اس کو بیٹی سمجھ کر گھر لائیں۔ لڑکی کے ماں باپ ایک بیٹے کو دامادی کا رشتہ دیتے ہیں تو پھر اس کو بیٹے کی طرح مقام دیں تا کہ اعتماد کی فضا قائم ہو، تا کہ آپس میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہو۔ تا کہ رشتے دیرپا ہوں اور ہمیشہ نبھنے والے ہوں۔ تا کہ نیک نسلیں پیدا ہوں۔ پس یہ ایک پہلا بنیادی حکم نکاح کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

☆پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ سچائی معمولی اور عام سچائی نہیں بلکہ قول سدید ہے۔ وہ سچائی جس میں ذرہ سا بھی شبہ نہ ہو۔ کوئی ایچ پیچ نہ ہو۔ ایسی بات ہو جو صاف، کھری اور ستھری ہو۔ جو ہر قسم کی بدمزگیوں کو دور کرنے والی ہو۔ پس جب یہ چیزیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھو گے تو تقویٰ پر قائم رہو گے۔ پس ہمیشہ اپنے پیش نظر یہ بات رکھو کہ یہ دنیا ایک عارضی دنیا ہے اور اس کے بعد کی ایک ہمیشہ کی اور دائمی دنیا بھی ہے۔ جہاں مرنے کے بعد انسان نے جانا ہے۔ یہ خوشی کے موقعے، یہ جوانی کی ترنگ تمہیں اگلی دنیا کو بھلا نہ دے بلکہ آئندہ کی خبر بھی رکھو۔ یہ دیکھو کہ تم نے آگے کیا بھیجا ہے۔ یہ دیکھو کہ تم آئندہ کے لئے جو بھی اعمال صالحہ بھیج رہے ہو وہ اللہ اور رسول کے احکامات کے مطابق ہیں۔ کیا تم اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کر رہے ہو؟ اگر یہ چیزیں ہیں تو تمہیں اس دنیا کی خوشیاں بھی ملتی چلی جائیں گی اور اگلے جہاں میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو گے۔

☆پس یہ باتیں ہمیشہ ہر احمدی کو، ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ کو ہمیشہ قائم رکھنی چاہئیں۔ کوئی بھی خوشی کا موقع ہو صرف اس دنیا کو یاد نہ رکھو بلکہ ہمیشہ دین مدنظر رہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات مدنظر رہیں اور اس دنیا کی زندگی کے بعد کی اگلی دنیا بھی مدنظر رہے اور جب یہ سب کچھ ہو گا تو پھر ایک ایسی زندگی ملے گی جو انشاء اللہ تعالیٰ خوشیوں سے بھرپور زندگی ہو گی۔ ایسی نسلیں پیدا ہوں گی جو دین پر قائم ہونے والی ہوں گی، جو ماں باپ کا نام روشن کرنے والی ہوں گی۔ پس کون ہے جو اپنے نام کو روشن نہ کرنا چاہتا ہو؟ کون ہے جو اپنی اولاد کی نیک تربیت نہ چاہتا ہو؟ کون ہے جو اپنی اولاد کو دین و دنیا میں ایک اعلیٰ مقام پر دیکھنا نہ چاہتا ہو؟ اگر یہ سب چیزیں حاصل کرنی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ، تقویٰ اور تقویٰ کو پیش نظر رکھو۔ اللہ کرے کہ یہ نئے قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنے والے ہوں۔ ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں، دیرپا ہوں، ایک دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھنے والے ہوں، ایک دوسرے کی برائیوں کو نظر انداز کرنے والے ہوں، ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والے ہوں تا کہ اس دنیا میں بھی خوشی کی زندگی بسر کریں اور آئندہ اگلے جہاں کی بھی فکر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے، آمین۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا؛

1۔ عزیزم محمد منور خان صاحب ولد مکرم رانا محمد انور صاحب کا نکاح عزیزہ معزہ صدق خان صاحبہ بنت مکرم محمد خان صاحب کے ساتھ

2۔ عزیزم مظفر محمود صاحب ولد مکرم خالد محمود صاحب کا نکاح عزیزہ ثوبیہ ناصرہ خان صاحبہ بنت مکرم سلیم الدین صاحب کے ساتھ

3۔ عزیزم نعمان خان صاحب ولد مکرم سمیع اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزہ یاسمین اعوان صاحبہ بنت مکرم ظفر احمد اعوان صاحب کے ساتھ

4۔ عزیزم ظہیر احمد صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب (مرحوم) کا نکاح عزیزہ فرخندہ امجد صاحبہ بنت مکرم محمد امجد صاحب کے ساتھ

5۔ عزیزم اسامہ شفیق احمد صاحب ولد مکرم شفیق احمد صاحب کا نکاح عزیزہ صوفیہ احمد صاحبہ بنت پینز اونیسائیٹ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور فریقین کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ سے نوازا۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق تقریب بیعت ہوئی جس میں مراکش (Morocco)، کوسووو (Kosovo)، سیریا (Syria)، مصر (Egypt) اور جرمن قوم سے تعلق رکھنے والے چھ خوش نصیب افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

بیعت کرنے والے ان نومبائع احمدیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ Mark Moseman یہ جرمن نوجوان ہیں۔ لوکل امارت ویزبادن سے تعلق ہے۔ انٹرنیٹ پر جماعتی لٹریچر پڑھنے کے بعد ویزبادن میں اسلام قرآن نمائش کے موقعہ پر حاضر ہوئے اور کئی سوالات بھی کئے۔ آٹھ ماہ جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرتے رہے اور پھر تسلی پانے کے بعد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔

2۔ Haban Bajrami ان کا تعلق کوسووو سے ہے اور جرمنی میں جماعت Frankenthal سے تعلق رکھتے ہیں۔

3۔ Kama Ibrahim عرب دوست ہیں اور مراکش سے تعلق ہے۔ جرمنی میں جماعت Viersen سے تعلق رکھتے ہیں۔

4۔ Ahmad Arsalan عرب دوست ملک شام سے ہیں۔ جرمنی میں جماعت Pforzheim سے تعلق ہے۔

5۔ Ahmad Mohamed Alsadik ان کا مصر سے تعلق ہے اور جرمنی میں Heilbron جماعت سے تعلق ہے۔

6۔ Mohamad Chami ان کا تعلق مراکش سے ہے۔ جرمنی میں جماعت Schwalberg سے تعلق رکھتے ہیں۔

بیعت کی اس تقریب میں اس موقع پر موجود ایک ہزار سے زائد احباب، مرد و خواتین نے بھی شمولیت کی سعادت پائی۔ بیعت لینے کے بعد آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے 82 افراد اور 29 سنگل احباب یعنی کل یکصد گیارہ احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

یہ چند منٹ کی ملاقاتیں اور یہ تصویریں اور یہ تحائف ان خاندانوں کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان لمحات کی قدر کریں گی اور ان کو اپنے دلوں میں سنبھال کر رکھیں گی۔ خوش نصیب ہیں وہ جن کو یہ سعادتیں مل رہی ہیں۔ اللہ ان کے لئے مبارک کرے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Dramstadt، Russelsheim، Heilbronn، Wiesbaden، Wurzburg، Munster، Munchen، Frankfurt، Eppelheim، Grob-Gerau، Hanau، Gelnhausen، Goddelau، Riedstadt، Pullheim، Soest، Aachen، Iserlohn، Chemnitz، Giessen، Meschenich، Dresden، Morfelden، Boblingen

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور بیت کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب اور نومبائعین سے ملاقات کی۔

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی اور نومبائعین سے ملاقات

☆ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

☆ اس پروگرام میں افغانستان سے تعلق رکھنے والے دو نوجوان بھائی بھی موجود تھے۔ ایک دسویں جماعت کا اور دوسرا نویں جماعت کا طالبعلم ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ ''آپ نے کب بیعت کی ہے؟''

اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے سات ماہ قبل بیعت کی ہے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق کیا جانتے ہیں؟ آپ کا ان کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

اس پر انہوں نے جواب دیا کہ حضرت مسیح موعود امام الزمان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود نبی ہیں؟

دونوں بھائیوں میں سے ایک نے جواب دیا کہ وہ حضرت مسیح موعود کو نبی مانتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق جس امام مہدی نے اس زمانہ میں آنا تھا وہ آپ ﷺ کی شریعت کے ماتحت نبی ہونا تھا۔ بالفاظ دیگر اس نے امتی نبی ہونا تھا۔ یعنی امام مہدی ہی ہوں گے جن کے پاس ''امتی نبی'' کا ٹائٹل ہوگا اور ان کے پاس نبوت کا درجہ رسول کریم ﷺ کی رحمتوں کی وجہ سے ہوگا۔ اسے ہم ظلی نبی بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ مہدی کو جو نبوت دی گئی وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت دی گئی۔ ماضی میں کسی بھی نبی کو یہ ٹائٹل نہیں دیا گیا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد صاحب بھی یہاں موجود ہیں۔ جس پر ان کے والد صاحب جو وہاں پر موجود تھے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ انہوں نے اپنی ساری فیملی کے ساتھ بیعت کی ہے اور بتایا کہ ہمارے گھر کے قریب جماعت احمدیہ کی بیت تھی۔ ہم وہاں جایا کرتے تھے اور اس طرح جماعت سے تعلق اور رابطہ قائم ہوا اور ہم جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بعد ازاں دریافت فرمایا کہ یہاں پر کون کون نومبائع ہیں جس پر ایک نوجوان نے بتایا کہ الحمدللہ میں نے آج ہی بیعت کی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اس نومبائع نے بتایا کہ میرا تعلق شام سے ہے اور میں یہاں جرمنی میں اسائلم پر ہوں۔ میرے ساتھ لاگر میں کچھ پاکستانی احمدی بھی رہتے ہیں، ایک دن وہاں کی لوکل جماعت کے صدر اُن احمدی احباب سے ملنے کیلئے وہاں گئے تو انہوں نے مجھے عید کی نماز پڑھنے کیلئے نماز سنٹر میں مدعو کیا۔ اس طرح مجھے احمدیت کے متعلق علم ہوا اور میرا جماعت سے رابطہ اور تعلق بڑھا۔

موصوف نے بتایا کہ اس سے قبل میں خلیجی ریاستوں میں رہا ہوں اور دنیاوی چیزوں میں بہت زیادہ دلچسپی تھی۔ مجھے مذہب یا روحانیت وغیرہ میں دلچسپی نہ تھی۔ لیکن یہاں جرمنی میں میرا جماعت کے ساتھ تعارف ہوا۔ احمدیوں کے نماز سنٹر میں نماز پڑھنے سے مجھے ایک خاص تجربہ حاصل ہوا اور نماز سنٹر کے روحانی ماحول نے مجھ پر مثبت اثر ڈالا جس کی وجہ سے مجھ میں تبدیلی پیدا ہوئی اور جماعت کے متعلق زیادہ سے زیادہ جاننے کی توجہ پیدا ہوئی اور آج میں نے بیعت فارم پُر کر دیا ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا:

کیا آپ کو حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پورا علم ہے؟ کیا آپ کو علم ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کے ساتھ ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کو امتی نبی ہونے کا درجہ بھی عطا کیا گیا ہے؟

اس پر نومبائع نے جواب دیا کہ انہیں علم ہے کہ مسیح الزمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہیں تاہم وہ شرعی نبی نہیں ہیں اور میں ان کو ایک کشتی کی طرح سمجھتا ہوں۔ جو لوگ اس کشتی میں آجائیں گے وہ نجات پا جائیں گے اور جو نشانات آنحضور ﷺ نے مسیح کے آنے کے بیان فرمائے ہیں اُن کو پورا ہوتا دیکھ رہا ہوں۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک جرمن احمدی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمن احمدی سے دریافت فرمایا کہ آپ نے احمدیت کیوں قبول کی ہے؟

اس پر جرمن احمدی دوست نے جواب دیا کہ انہوں نے ایک خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے خواب میں مجھ سے بات کی اور کہا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ میں نہ نام جانتا تھا اور نہ ہی مجھے تصویر کا علم تھا۔ اس کے بعد ان کی ایک احمدی بھائی سے ملاقات ہوئی جنہوں نے انہیں انٹرنیٹ پر حضرت مسیح موعود کی تصویر دکھائی تو یہ وہی تصویر تھی جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گویا کوئی احمدی آپ کے پاس نہیں گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی آپ کی رہنمائی فرمادی۔

اس پر جرمن احمدی نے جواب دیا کہ ''جی حضور۔ الحمدللہ''۔

☆ اس کے بعد ایک مصری احمدی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کا تعلق کس فرقہ سے تھا؟

اس پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ سنی مسلمان تھے۔ نیز انہوں نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو میں نے حضور کے سلام سے قبل ہی سلام پھیر دیا تھا اور نماز سے فارغ ہوگیا تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ''الامام جنۃ''۔ یعنی امام ڈھال ہے۔ امام کی اطاعت لازمی ہے کیونکہ یہ ڈھال آپ کو بچاتی ہے۔ ہر معاملہ میں امام کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ نماز میں بھی امام کی اطاعت کرنا ضروری ہوتی ہے اور امام سے قبل نماز سے فارغ نہیں ہونا۔

امام کی اطاعت کرنا ہی احمدیت کی خوبصورتی ہے۔ احمدی حتی الوسع خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہیں اور جو خلیفہ وقت کی طرف سے ان کو رہنمائی ملتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں۔ پس جس کے ہاتھ پر آپ نے بیعت کی ہو اس کی اطاعت کرنا ضروری ہوتا ہے۔

☆ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ''حضور میں نے اسی بات کا حلف اُٹھایا ہے''۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ آپ کو اس لئے بتایا ہے کہ اس سے پہلے آپ کو امام کی اطاعت کے حوالہ سے اس قسم کا تجربہ نہیں ہوا ہوگا۔ جو نئے احمدی ہوتے ہیں اور دوسرے فرقوں سے احمدی ہوتے ہیں بسا اوقات ان کو اطاعت کے متعلق پورا علم نہیں ہوتا۔

بہرحال یہی ایک طریقہ ہے جس سے آپ مضبوط ہوسکتے ہیں۔ اور جماعت کی طاقت بھی اس میں ہے۔ تمام احمدی ایک ہاتھ میں ہیں، ایک ہاتھ کے اشارے سے بیٹھتے ہیں اور ایک ہی ہاتھ کے اشارے سے کھڑے ہوتے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:

اس کے بعد اب آپ کو جہاد کبیر کرنا چاہئے۔ اور جہاد کبیر ''دعوت الی اللہ'' ہے۔ آپ کو چاہئے کہ دین کی (دعوت الی اللہ) کریں۔

مصری احمدی نے کہا کہ عرب ممالک میں دعوت الی اللہ نہیں ہوتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عرب ممالک میں کھلے عام دعوت الی اللہ نہیں کرسکتے اس لئے ان ممالک میں ہمیں حکمت سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن ایم ٹی اے کے ذریعہ عرب ممالک میں دعوت الی اللہ ہو رہی ہے اور مجھے بالعموم روزانہ عرب ممالک سے چار پانچ بیعتیں موصول ہوتی ہیں۔ بعضوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ پیغام ملتا ہے یا پھر بسا اوقات ان کے قریبی تعلقات رکھنے والے احمدی انہیں دعوت الی اللہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس ہم دعوت الی اللہ کر رہے ہیں۔ لیکن دعوت الی اللہ کرنے کے مختلف طریق ہیں۔ مصر میں ہماری جماعت ہے، شام میں ہماری

جماعت ہے، لیبیا میں ہماری جماعت ہے، اردن میں ہماری جماعت ہے، لبنان میں ہماری جماعت ہے۔ غرض کہ مختلف عرب ممالک میں احمدی ہیں۔ بعض قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کر رہے ہیں۔ لیکن ایمان پر قائم ہیں۔ یہ سب دعوت الی اللہ کے ذریعہ ہی احمدی ہوئے ہیں۔

☆ اس پر مصری احمدی دوست نے جواب دیا کہ مصر میں مجھے احمدیت کا پتہ نہیں چلا تھا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جس طرح میں نے پہلے بھی کہا ہے مصر میں جرمنی کی طرح کھلے عام دعوت الی اللہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہاں کی حکومت ہمیں کھلے عام دعوت الی اللہ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن گورنمنٹ کے علم میں ہے کہ مصر میں احمدی احباب موجود ہیں۔ اسی لئے دو سال قبل بارہ کے قریب احمدیوں کو صرف احمدی ہونے کی بناء پر جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔

اس پر مصری احمدی نومبائع نے کہا کہ مصر میں شیعہ تو تبلیغ کر رہے ہیں حالانکہ ان کے عقائد کا سنی عقائد سے کافی اختلاف ہے۔ جبکہ احمدیوں اور سنیوں کے عقائد میں تو کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ سنی خود بھی امام مہدی کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ احمدی کہتے ہیں کہ امام مہدی آچکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

پہلی بات تو یہ ہے کہ شیعہ وہاں پر ان کے ساتھ لمبے عرصہ سے رہ رہے ہیں اور جس طرز پر وہاں شیعہ تبلیغ کر رہے ہیں وہ اُس طرح نہیں ہے جس طرح کہ ہم کرتے ہیں۔

گو کہ شیعہ مسلک میں بعض گروہ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کا آنحضور ﷺ سے زیادہ بڑا مقام ہے لیکن اس کے باوجود بھی سنیوں نے مصر میں شیعہ لوگوں کو برداشت کیا ہے۔ اس لئے ان کی صورتحال مختلف ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود امتی نبی ہیں تو وہ اسے قبول کرنے کیلئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اسی لئے وہ احمدیوں کے حوالہ سے بہت شور مچاتے ہیں۔ کٹر ملاؤں کو شیعوں سے کوئی خوف نہیں ہے بلکہ احمدیوں سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ احمدی سیدھے راستے پر ہیں۔ اگر انہیں (دعوت الی اللہ) کرنے کی کھلی چھٹی دے دی تو وہ دو چار سالوں میں بڑی کامیابیاں حاصل کر کے دوسرے لوگوں پر چھا جائیں گے۔ پس یہ فرق ہے کہ انہیں شیعوں سے تو کوئی خوف نہیں لیکن احمدیوں سے ڈرتے ہیں۔

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر سب شرکاء نے اپنے پیارے آقا سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ تصاویر ساتھ ساتھ بنائی جارہی تھیں۔

حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والی احمدی خواتین اور نومبائعات کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

مختلف اقوام کی احمدی خواتین اور نومبائعات سے ملاقات

☆ ملاقات کے اس پروگرام میں 12 متفرق قومیتوں سے تعلق رکھنے والی 77 احمدی خواتین موجود تھیں۔ ان کے علاوہ جرمن، ترک نژاد احباب کی فیملیز بھی موجود تھیں۔

☆ آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر پروگرام کا آغاز ہوا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے دریافت فرمایا کہ حالیہ کچھ عرصہ میں نئی احمدی ہونے والی کتنی خواتین یہاں موجود ہیں؟ اس پر مجلس میں موجود چند خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک افغانی نومبائعہ خاتون جن کی دو بیٹیاں بھی ہمراہ تھیں سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ وہی ہیں جنہوں نے پوری فیملی کے ساتھ بیعت کی ہے؟ اور آپ کے میاں اور بیٹے بھی مردانہ بیت میں موجود ہیں؟

اس پر موصوفہ نے بتایا کہ جی حضور ہماری پوری فیملی نے بیعت کی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک پولش نومبائعہ سے دریافت فرمایا کہ انہیں قبول احمدیت سے کیا ملا؟

اس پولش خاتون نے جواب دیا کہ احمدیت سے مجھے خدا ملا ہے۔

☆ ایک نوجوان بچی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُس کے والدین کے ردِعمل کے بارہ میں دریافت فرمایا تو اس بچی نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد اس کے والدین کا منفی ردِعمل تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ یہ بچی اللہ کے فضل سے استقامت کے ساتھ احمدیت پر قائم ہے۔

☆ ایک پاکستانی نومبائعہ خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے بیٹے (بعمر 2 سال) کو پیار دینے کی درخواست کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کے خوش نصیب بچے کو پیار دیا۔

☆ ایک غیر پاکستانی خاتون نے یہ سوال کیا کہ جرمنی میں دعوت الی اللہ کے کام کو مزید کیسے بڑھایا جاسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر شخص کو امن کا پیغام پہنچنا چاہئے۔ کیونکہ لوگوں کو حقیقی دین کا علم نہیں ہے۔ لوگ انتہا پسند مسلمانوں کی طرف سے ہونے والے دہشت گردی کے واقعات سے خوفزدہ ہیں۔ لیکن ہمارا کام ہے کہ ہر ایک کو پیغام پہنچائیں۔ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن لوگوں سے رابطے بڑھائیں اور تعلقات پیدا کریں۔ سیمینارز اور سمپوزیم کا انعقاد کریں۔ لیف لیٹنگ کریں۔ یونیورسٹیز اور کالجز میں طالبات سے رابطے بڑھائیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی میں خدام بہت فعال ہیں۔ انہوں نے رپورٹ دی تھی کہ دو تین ماہ میں ساڑھے سات لاکھ فلائرز تقسیم کئے ہیں۔ اسی طرح جب بیوت وغیرہ کے افتتاح ہوتے ہیں تو میڈیا میں اچھی کوریج ہوتی ہے۔ تو اپنے پروگراموں سے فائدہ اُٹھائیں اور نئے رستے تلاش کریں۔ لیکن اپنی روایات کو ہمیشہ مدِنظر رکھیں۔ دل میں یہ جوش و جذبہ ہونا چاہئے کہ ہم نے باہم متحد ہو کر پیغام کو پھیلانا ہے۔ پاکستانی، غیر پاکستانی سب مل کر کوشش کریں تا کہ پیغام پہنچایا جائے۔ کیونکہ ابھی بہت تھوڑے لوگ ہیں جن کو حقیقی دین کا علم ہے۔

☆ کسی نے سوال کیا کہ East Germany میں لوگ اسلام سے بہت خوفزدہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ صرف East Germany میں نہیں بلکہ سارے ایسٹ یورپ کے ممالک میں یہی صورتحال ہے۔ کیونکہ وہاں کمیونزم تھا اور لوگوں کا مذہب سے واسطہ ہی نہیں تھا۔ کمیونزم کے اثر کی وجہ سے لوگ مذہب سے خوفزدہ ہیں۔ اب لوگوں کا ڈر ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ معاشرہ کو امن دینے کیلئے دین کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروائیں۔

☆ ایک پاکستانی خاتون جن کے میاں جرمن ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی کہ ان کے سسرال مسلمان نہیں ہیں اور وہ کرسمس اور سالگرہ وغیرہ کے موقع پر بچوں کو تحائف دیتے ہیں تو اس صورتحال میں کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو آپ نے بچوں کو سمجھانا ہے کہ دین کی تعلیم کیا ہے؟ اگر دادی وغیرہ تحائف دے دیتی ہیں تو بچوں کو سمجھایا جاسکتا ہے کہ یہ ان کا ایک تہوار ہے اس لئے وہ تحائف دے رہے ہیں اور جب ہماری عیدیں وغیرہ آئیں تو ان کو تحائف دیئے جاسکتے ہیں۔

☆ پھر یہ سوال کیا گیا کہ ان لوگوں کی شادیوں اور دیگر فنکشنز پر شراب وغیرہ پی جاتی ہے تو اس صورتحال میں کیا کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسی صورتحال میں بچوں کو سمجھایا جاسکتا ہے کہ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق آنحضرت ﷺ نے اُس شخص پر جو شراب بناتا ہے، بیچتا ہے لعنت بھیجی ہے۔ آپ لوگوں نے بچوں کو سمجھانا ہے کہ یہ آپ کے دین کا معاملہ ہے۔ جب بچے بڑے ہوں گے تو یہ چیزیں معاشرہ میں عام ہوں گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ پہلے سے ہی ان کو سمجھایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر جگہ یہی مسائل ہیں۔ تو ایسے امور کے بارہ میں آپ نے بچوں کو سمجھانا ہے اور انہیں بتانا ہے کہ ان امور کے متعلق دینی تعلیم کیا ہے اور اس تعلیم کی کیا وجوہات ہیں۔

☆ ایک جرمن سٹوڈنٹ بچی نے سوال کیا کہ اس کی ایک دہریہ کے ساتھ گفتگو ہوئی تھی اور دہریہ نے سوال کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کے لئے He کا لفظ کیوں استعمال ہوتا ہے؟ She کا لفظ کیوں نہیں استعمال ہوتا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کی شان قدرت کو ظاہر کرنے کیلئے ہے۔ نہ صرف اسلام بلکہ دیگر مذاہب مثلاً عیسائیت میں بھی He ہی کہا جاتا ہے۔ عورت ذات نازک تصور کی جاتی ہے اور اپنی نزاکت کی وجہ سے وہ ہر کام نہیں کر سکتی۔ اس وجہ سے مناسب نہیں ہے۔ ویسے بھی زبان تو کامل نہیں ہوتی۔ آپ نے کچھ نہ کچھ تو استعمال کرنا ہوتا ہے۔ جیسے He, She, It وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ’’ویسے بھی اگر وہ لڑکی دہریہ ہے تو اس کو He اور She کی بحث میں پڑنا ہی نہیں چاہئے۔ یہ اس کیلئے ایک بے بنیاد بحث ہے۔

☆ ایک سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کو اپنی عبادت کروانے کی کیا ضرورت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ضرورت ہے اور شکر گزاری

کیلئے ضروری ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ مثلاً یونیورسٹی میں جب آپ اچھا پیپر دیتی ہیں تو آپ کو اچھے رزلٹ کا انتظار ہوتا ہے۔ یہ ایک قدرتی چیز ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچی سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے کبھی کوئی سچا خواب دیکھا ہے؟ بچی نے ہاں میں جواب دیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ اللہ کی ہستی کے بارہ میں ثبوت ہے۔ آپ اس کو استعمال کرسکتی ہیں کہ خدا کی قدرت کیسے کام کرتی ہے۔

☆ایک سوال politics (سیاست) میں اطاعت کرنے کے متعلق کیا گیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سیاست میں کوئی اطاعت نہیں ہوتی۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک لطیفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے دوسرے شخص سے politics کا مطلب پوچھا تو اس شخص نے جواب دیا کہ poli کا مطلب ''بہت زیادہ'' ہے اور tics کا مطلب ''جونکیں'' (یعنی خون چوسنے والی) ہے۔ یعنی سیاست میں کوئی سچائی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تیسری دنیا میں تو سیاست میں کوئی بھی سچائی کے معیار پر نہیں ہے۔ سب ایک جیسے ہیں۔

☆ملاقات کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ ایک جرمن نو مبائعہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی کم عمر بچی کے ساتھ تصویر بنوانے کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت بچی کو پیار دیا اور تصویر بنوانے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ جرمن نو مبائعہ بہن اس خوش نصیبی پر بہت خوش تھیں۔

☆میٹنگ کے اختتام پر کچھ غیر پاکستانی نو مبائعات نے اس امر کا بھی اظہار کیا کہ آج وہ بہت خوش ہیں کیونکہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی مرتبہ دیکھا ہے اور آج کا دن ان کی زندگیوں کا ایک اہم دن ہے۔

☆یہ میٹنگ آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہِ شفقت مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی بیٹی عزیزہ عطیۃ الاول کی تقریب رخصتانہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔ عزیزہ عطیۃ الاول کی شادی مکرم سعید احمد عارف صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ طے پائی ہے۔

☆تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

غزل

پیروں تلے زمیں نہیں سر پہ بھی آسماں نہیں
لگتا ہے کل جہان میں امن نہیں اماں نہیں

برسا نہیں ہے آسماں خشک ہوئے ہیں سب کنوئیں
دیکھ کے غفلتوں میں مست اب کوئی مہرباں نہیں

اچھی خبر کے واسطے کان ترس ترس گئے
خیر کی بات کہہ سکے ایسی کوئی زباں نہیں

ذہن کی دولتیں لئے لوگ یہاں سے چل دیے
باقی ہے درد جام میں اب مئے ارغواں نہیں

ہم نے خود اپنے ہاتھ سے بند کئے کواڑ سب
اب یہ ملال ہے کہ کیوں نور بھرا سماں نہیں

خوف کا راج ہر طرف شہر سلگ رہے ہیں سب
ایسے میں کون ذی شعور خستہ و نیم جاں نہیں

عزت ،وقار و حریّت سب ہی وطن کے ساتھ ہے
ہائے کہ اپنے دیس کا کوئی بھی قدرداں نہیں

نیم دلانہ کوششیں بے ثمر اور بے مراد
چاروں طرف ہیں خارزار راہوں میں گلستاں نہیں

ہر جگہ آگ و خون ہے آدمی بے امان ہے
کیا یہ خدا کے قہر کی صاف نشانیاں نہیں

ہر طرف دھونس دھاندلی جھوٹ ملمع اور فریب
ظلم کے ہاتھ سے بچا کوئی بھی آشیاں نہیں

بکھری ہوئی ہے قوم سب جیسے ہو شترِ بے مہار
لگتا ہے منزل آشنا کوئی بھی کارواں نہیں

جو بھی یہاں عمل کیا دنیا و دیں میں کیا ملا
سوچو کہاں غلط ہوا کوئی بھی کامراں نہیں

دعوتِ خیر میں مگن ہو گئی اک صدی ہمیں
ہم ہیں نویدِ زندگی ہم کوئی نوحہ خواں نہیں

اپنے خدا سے ہم کو پیار اس کے نبی ﷺ پہ جاں نثار
اور تو دو جہان میں کوئی بھی سائباں نہیں

امۃ الباری ناصر

کتب حضرت مسیح موعود علم قرآن عطا کرتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

......آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود کو بھی قرآن کریم کے علوم ومعارف دیئے گئے ہیں اور آپ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم ومعرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم ومعارف نہیں مل جائیں گے اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کرسکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر ان کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کرسکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہوسکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔...... بعض لوگ کہتے ہیں حافظہ بڑی عمر میں کمزور ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے ہمارے ایک استاد ہوتے تھے، انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد قرآن کریم حفظ کیا اور ربوہ میں سائیکل کے ہینڈل پر قرآن کریم رکھا ہوتا تھا اور چلتے ہوئے پڑھتے رہتے تھے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم ص36,35)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم وجاہت احمد قمر صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 45 مرڑ ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

ہماری جماعت چک نمبر 45 مرڑ ضلع ننکانہ صاحب کے ایک طفل نعمان احمد ابن مکرم محمد منور صاحب سیکرٹری مال 45 مرڑ نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ مورخہ 12 جنوری 2013ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم حافظ محمد اکرم بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم پڑھنے، سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عفان محمد صاحب معلم وقف جدید چیلیکی چک نمبر 120 ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 120 چیلیکی ضلع ننکانہ صاحب میں خاکسار کے ذریعہ جاری تعلیم القرآن کلاس سے مستفید ہوتے ہوئے قدیر احمد ابن مکرم منیر احمد صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 11 جنوری 2013ء کو بعد نماز فجر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم حافظ محمد اکرم بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت نے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن پڑھنے، سیکھنے اور اس پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم ملک مظہر احمد صاحب ولد مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب نشاط کالونی لاہور کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ افشاں کرن صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم احمد قاسم صاحب ولد مکرم صالح محمد صاحب معلم وقف جدید مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن نے مورخہ 12 جنوری 2013ء کو بعد از نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور سلسلہ کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی محترمہ خولہ حفیظ صاحبہ اہلیہ محترم نصر احمد صاحب Telecom انجینئر آف دبئی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 19 جنوری 2013ء کو اسلام آباد میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے ثمر احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم محمد اقبال احمد صاحب (ر) جوائنٹ سیکرٹری منسٹری آف فاٹا اسلام آباد کا پہلا پوتا اور خاکسار کا پہلا نواسا ہے۔ نیز ننھیال کی طرف سے مکرم چوہدری برکت علی صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 565 گ ب ضلع فیصل آباد اور محترم چوہدری عبدالمنان انور صاحب مرحوم آف کنری پاک ضلع عمرکوٹ اور ددھیال کی طرف سے محترم محمد حنیف اسلم صاحب آف اسلام آباد، محترم شریف احمد صاحب کپورتھلوی اور محترم منشی عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی کی صحت و سلامتی، لمبی عمر والا، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم غلام حسین صاحب سیکرٹری جائیداد باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم قیصر محمود صاحب مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت کے نکاح کا اعلان محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مکرمہ مصباح مبارکہ صاحبہ بنت مکرم ظفر احمد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 25 دسمبر 2012ء کو بیت المبارک میں کیا۔ دلہا حضرت چوہدری حاکم علی صاحب آف 9 چک پنیار رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہن مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب شہید آف اوکاڑہ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت جڑانوالہ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

ولادت

مکرم محمود احمد سلیم صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی محترمہ فوزیہ محمود سدھو صاحبہ زوجہ مکرم بلال طاہر خان صاحب ولد محترم حمید اللہ خان صاحب سکنہ بھڈال ضلع سیالکوٹ کو اپنے فضل سے مورخہ 18 جنوری 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے حضور نے بچے کو ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرتے ہوئے ابدال طاہر خان نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ کے دادا کا تعلق یوسف زئی پٹھان قبیلہ سے ہے نومولود مکرم میاں محمود احمد صاحب سادات اور مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب سدھو عرف باباہری آف ٹھروہ ہریاں ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے بچے کو نیک، خادم دین، صالح، احمدیت کا سچا اطاعت گزار، خدمت کرنے والا اور صحت تندرستی کے ساتھ خاندان کی نیک نامی کو قائم کرنے والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شکیل احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ثمینہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود صاحب آف کوٹ مرزا جان ضلع گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 9 نومبر 2012ء کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام عطاء الکریم عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم جمیل احمد طاہر صاحب مرحوم آف احمد نگر کا نواسا اور چوہدری محمد اکرام صاحب آف کوٹ مرزا جان ضلع گوجرانوالہ کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے نیز نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد صدیق صاحب صدر چک نمبر 93 ٹی ڈی اے ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری مجلس چک نمبر 93 ٹی ڈی اے ضلع لیہ کے ایک خادم مکرم شاہد احمد صاحب ولد مکرم بشارت احمد صاحب دسمبر 2012ء کو ایک طویل بیماری کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم نیک اور بااخلاق تھے ان کی نماز جنازہ مکرم منیر احمد شمس صاحب نے پڑھائی اور بعد از تدفین مکرم شمشاد احمد صاحب ماسٹر امیر حلقہ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

صدقہ کا ثواب

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کس صدقہ میں زیادہ ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو تندرستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے محتاجی کے ڈر سے مالداری کی طمع رکھ کر خیرات کرے اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں آن پہنچے اس وقت تو کہے فلانے کو اتنا دینا فلاں کو اتنا دینا حالانکہ اب تو وہ کسی اور کا ہو ہی چکا۔ (بخاری)

احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے اپنی رقوم فضل عمر ہسپتال کی امداد نادار مریضاں/ ڈویلپمنٹ میں بنام صدر انجمن احمدیہ بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم مصطفیٰ احمد باجوہ صاحب ترکہ مکرم شہاب الدین صاحب)

مکرم مصطفیٰ احمد باجوہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا محترم شہاب دین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 3/11 محلّہ دارالصدر برقبہ 2 کنال 11 مربع فٹ میں سے 1/6 حصہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرمہ طاہرہ ممتاز باجوہ صاحبہ۔ بیٹی
2۔ مکرم چوہدری منیر احمد باجوہ صاحب (مرحوم) بیٹا

ورثاء مرحوم

i۔ مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب۔ بیٹا
ii۔ مکرم مصطفیٰ احمد باجوہ صاحب۔ بیٹا
iii۔ مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب۔ بیٹا
iv۔ مکرمہ اسماء صدف صاحبہ۔ بیٹی
v۔ مکرمہ صائمہ ممتاز صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

بقیہ از صفحہ 1: مقابلہ مقالہ نویسی الفضل

- الفضل کا تاریخی پس منظر، ضرورت واہمیت
- دینی تعلیم وتربیت کے میدان میں الفضل کی خدمات
- استحکام خلافت کے لئے الفضل کا کردار
- الفضل کی علمی وادبی خدمات
- تعمیر واستحکام پاکستان میں الفضل کا کردار

قواعد وضوابط

مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا مقالہ مورخہ 28 فروری 2013ء تک ادارہ الفضل کو بھجوائیں۔

1۔مقالہ کے الفاظ 30 ہزار سے 40 ہزار کے درمیان ہونے چاہئیں۔

2۔ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شامل نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 30 ہزار سے کم یا 40 ہزار سے زائد ہوگی۔

3۔جن کتب کا حوالہ دیا جائے ان کے مصنفین ،کتاب کا نام،ایڈیشن،مطبع،سن اشاعت جلد وصفحہ درج کیا جائے۔

4۔مقالہ ہاتھ سے خوشخط لکھیں تاہم اگر کمپوز ہو تو زیادہ بہتر ہے۔کمپوزنگ کی صورت میں 18 پوائنٹ سائز میں صفحہ کے ایک طرف ،حاشیہ چھوڑ کر پرنٹ کریں۔اسی طرح A4 سائز کے 50 سے 70 صفحات ہوں گے۔جلد (Binding) کرواکے ادارہ کو ارسال کریں۔

5۔مقالے کے ساتھ اس کی سافٹ کاپی CD پر بھجوائیں۔

6۔مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ ہوں گے۔

7۔مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان،اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت مکمل پوسٹل ایڈریس،فون نمبرز،تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں اور اسی صفحہ پر صدر جماعت یا امیر ضلع کی مہر کے ساتھ تصدیق بھی ضرور کروائیں۔

8۔مقالہ نویس مقالہ ادارہ میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ادارہ میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

9۔مقالہ نگار خواتین وحضرات کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اول:20 ہزار روپے

دوم:15 ہزار روپے

سوم:10 ہزار روپے

نوٹ:ان تین انعامات کے علاوہ اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں انعامات دیئے جائیں گے۔

مقالہ نویس اپنے علمی ذوق وشوق کے تحت زیادہ سے زیادہ اس تاریخی مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔ذیلی تنظیمیں سے اس سلسلہ میں بھر پور تعاون کی درخواست ہے۔(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے کے پروگرام

8 فروری 2013ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	وقف نو اجتماع 2011ء
7:30 am	جاپانی سروس
7:50 am	ترجمۃ القرآن
8:55 am	آئینہ
9:25 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	پیس کانفرنس یو کے 2011ء
12:35 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	فقہی مسائل
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	شمائل نبویؐ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:45 pm	Shotter Shondhan
8:45 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر LIVE

9 فروری 2013ء

1:30 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:30 am	پیس کانفرنس 2011ء
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:05 pm	جلسہ سالانہ یو کے 2009ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	جلسہ سیرت النبی ﷺ
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

10 فروری 2013ء

1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ یو کے 2009ء
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
9:00 am	جلسہ سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:15 pm	فیتھ میٹرز
1:20 pm	سوال وجواب
2:30 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 4 فروری 2013ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
7:15 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر (LIVE)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں۔ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جنوری 2013ء مبلغ-/130 روپے بنتا ہے۔بل کی ادائیگی جلد از جلد کردیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب یکم فروری

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:44

اٹھوال فیبرکس
سیل سیل سیل
گرم ورائٹی پر زبردست سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

تاج کنورٹر سٹیبلائزر
نہایت مناسب قیمت پر کنورٹر اور سٹیبلائزر دستیاب ہیں
کم سے کم وولٹیج پر کامیاب سٹیبلائزر
یو پی ایس اور بیٹری کی فل پروٹیکشن
بازار سے بارعایت۔ایک سال کی گارنٹی کے ساتھ
تاج اینڈ سنز الیکٹرونکس اقصیٰ چوک ربوہ
Mob: 0331-7797210 shop: 0476-213765

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10